V8037

هو القادر

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح کیوان منزلت آفتاب شوکت فریدون فر سکندر در آصف دوران سلیمان زمان خاقان ابن الخاقان سلطان ابن السلطان اعلیحضرت میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصف جاہ بہادر خلد اللہ ملکہ و افاض علی العالمین برّہ و احسانہ

تصنیف مرزا عبد الرحمن بیگ صاحب مرزا اہلکار معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی

ن آج کچھ تو طبع رسا تیرا امام ہو
لفظ تیرا لفظ فصاحت نظام ہو

محفل میں شاعروں کی تیری دھوم دھام ہو
ہر شعر تیرا شعر بلاغت مقام ہو

کچھ اسطرح سے نظم دعائی نظام ہو
تحسین کو تیری والہ ہر خاص و عام ہو

U. 8037

جبتک چمن مین پھول ہون پھولون مین ہو مہک
جبتک فلک پہ تارے ہون تارون مین ہو چمک
جبتک روش پہ سبزہ ہو سبزے مین ہو لہک
جبتک صدف مین موتی ہو موتی مین ہو دمک

فرمان روا ہمیشہ یہ شاہ نظام ہو
عالم مین دھوم دھام سے اسکا ہی نام ہو

جبتک کہ حسن مین ہو کشش اور بانکپن
جبتک ہرا بھرا رہے یہ حسن کا چمن
عاشق کے دل مین ہجر کی جبتک ہے جلن
مانند عندلیب ہون عشاق نغمہ زن

اے شاہ ذی حشم تری تسخیر عام ہو
تو تخت سلطنت پہ الٰہی مدام ہو

جب تک دغا ہو اور دغا مین ہون تلخین
حاصل ہون کار خیر سے جبتک سعادتین
جبتک وفا ہو اور وفا مین ہون عزتین
جبتک کہ کار بد کے نتیجے ہون آفتین

بدخواہ کا گلا ہو تو تیری حسام ہو
ہر خیر خواہ کو ترے عشرت مدام ہو

جبتک کہ مشتری مین سعادت کا ہے نشان
جبتک قلم بدست ہو منشی آسمان
مریخ اور زحل ہون عدو کے لئے سنان
رقاصۂ فلک سے ہے رقصان ہر اک زمان

سورج کا تیرے آئینہ دارون مین نام ہو
بزم سرور کا تری مہتاب جام ہو

جبتک ہو مہر مہر سے جبتک کہ سیم و زر
جبتک ہو ابر سے دریا ہون پر گہر
جبتک کہ نکلین کوہ سے یاقوت سرخ تر
جبتک کہ موتیون پہ رہین جوہری نظر

جرأت کے جوہرون سے مرصع حسام ہو
حاصل تجھے جہان کی دولت تمام ہو

جبتک جہان ہے اور جہان مین ہون مرد و زن
جبتک کہ اتفاق سے دولہا ہو اور دلہن
جبتک کہ مرد و زن مین محبت کے ہون چلن
دولہا دلہن پہ رہے جبتک ہے پھبن

دنیا جو ہو عروس تو نوشہ نظام ہو
اس عقد کی زمانے مین اک دھوم دھام ہو

جبتک عدو ہو نظرون مین ہر آدمی کے خوار
جبتک حسد سے حاسد بد بین رہے نزار
جبتک عدو کے دل کو نہ ایذا سے ہو قرار
جبتک کہ دشمنون پہ رہیگی خدا کی مار
جنت دکن رفیقون کا تیرے مدام ہو
سارے مخالفون کا جہنم مقام ہو

جبتک ہے مسلمون کو شریعت کی احتیاج
ارکان پنجگانہ رہین جب تک اسکے تاج
اسلام مین حدود کا جبتک ہے رواج
جبتک کہ کافرون سے مسلمان لین خراج
حامی ترا خدا ہو رسول انام ہو
اقلیم سلطنت کا نگین تیرا ہی نام ہو

جبتک زبان سے نطق و فصاحت کا ہو بیان
جبتک اثر ہو معنیٔ باریک مین نہان
جبتک بیان سے معنیٔ باریک ہون عیان
اہل سخن سخن کے ہون جبتک کہ قدردان
مرزا کو تیری مدح سرائی سے کام ہو
اور تجھکو اسکے شعر سے رغبت تمام ہو

ہم شکریہ کے ساتھ ذیل میں اون اصحاب کے نام نامی درج کرتے ہیں جنہوں نے پیشگی چندہ عطا فرما کر ہمیں ممنون اور رسالہ کی اعانت فرمائی ۔ اور ملکی ہمدردی کا ایک بین ثبوت دیا ۔

رسید زر

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	زر
۱	عالیجناب نواب میر یوسف علیخان سالار جنگ بہادر نبیرہ نواب مختار الملک بہادر مغفور ۔	امیر اعظم	پتھر گٹی	للعہ
۲	عالیجناب راجہ نارسیوان ریڈی صاحب	دیسمکھ	رزیڈنسی	سلے؍
۳	عالیجناب نواب خواجہ اکرم اللہ خان بہادر	مرشد زادہ صاحب	دارالشفا	صہ؍
۴	عالیجناب مولوی میر عنایت علی صاحب	مددگار مہتمم خزانہ عامرہ	حیدرآباد	صہ
۵	عالیجناب نواب ولی الدین خان بہادر نبیرہ سر الملک بہادر	جاگیردار	مولی گلی	صہ
۶	عالیجناب مولوی خواجہ امیر الدین خان صاحب	منتظم اول کورٹ آف وارڈز	چنچل گوڑہ	صہ
۷	عالیجناب راے کسمی پرشاد صاحب	جاگیردار	کوچہ فتح اللہ بیگ	صہ
۸	جناب واحد خان صاحب	جمعدار جوانان	.	عال
۹	جناب محمد اکبر صاحب	.	سرور نگر	عال
۱۰	جناب حکیم غیاث الدین صاحب	.	بازار گھانسی میان	عال
۱۱	جناب میردہ اعتماد نواز خان صاحب	میردہ چوبداران	شاہ گنج	عال
۱۲	جناب میر سکندر علی صاحب	.	کوٹلہ عالیجاہ	عال
۱۳	جناب حکیم عبد القادر صاحب حقدار	.	کھڑکی بودلے شاہ صاحب	عال
۱۴	جناب جمشید علیخان صاحب	.	سلطان شاہی	عال
۱۵	جناب عبد الکریم صاحب	.	اندرون دبیر پورہ	عال
۱۶	جناب مرزا بہادر علی بیگ صاحب	منصبدار	ہری باولی	عال
۱۷	جناب تراب علی صاحب	.	عنبر پیٹھ	عال
۱۸	جناب گیسو دراز خان صاحب	.	قلعہ گولکنڈہ	عال

۱۹	جناب میر چراغ علیصاحب	.	فتح دروازہ	عال
۲۰	جناب بابو گیا پرشاد صاحب	وکیل ہائیکورٹ	شکر گنج	عال
۲۱	جناب محمد افضل صاحب	داروغہ علاقہ قائم گنج	بنگل گوڑہ	عال
۲۲	جناب رنگراو صاحب	.	ہری باولی	عال
۲۳	جناب برہان الدین صاحب	صیغہ دار صفائی بلدہ و بیرون	.	عال
۲۴	جناب رامچندر پرتاب صاحب	وکیل	چوک میدان خان	عال
۲۵	جناب میر قدرت علیصاحب	.	جامع مسجد	عال
۲۶	جناب ہری پرشاد صاحب	مددگار محاسب انتظامی [illegible]	[illegible] شاہ	عال
۲۷	جناب محمد فیض اللہ صاحب	.	[illegible] گوشہ محل	عال
۲۸	جناب وناتک راو صاحب	.	شاہ علی بنڈہ	عال
۲۹	جناب میر اسد علی خان صاحب	.	اعتبار چوک	عال
۳۰	جناب میر آصف علیصاحب	.	ہری باولی	عال

رسید اوس رقم کی جن حضرات نے سال گزشتہ کا چندہ عطا فرمایا جو واجب الادا تھا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس سال کا بھی چندہ پیشگی عطا فرما کر ممنون فرمائینگے۔ اور جن حضرات نے کہ دو سال سے ابتک کچھ نہیں فرمائی ہے امید ہے کہ ضرور توجہ فرمائینگے۔ اور ہمیں شکریہ کا موقع دینگے۔

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	[illegible]
۱	عالیجناب نواب شرف یاب جنگ بہادر	امرائے بلدہ	کوچہ نسیم	صہ
۲	عالیجناب راجہ دیوی پرشاد صاحب	مہتمم محلات نواب آسمانجاہ مغفور	لعل دروازہ	ص
۳	عالیجناب بائی بیان لعل صاحب و عالیجناب رائے بالمکند صاحب مددگار مہتمم عدالت	منصبدار امتیازی	سانچہ توپ	ص
۴	عالیجناب نواب ضیغم جنگ بہادر	جاگیردار	پرانی حویلی	صہ
۵	جناب میر تراب علیصاحب		عنبر پیٹھ	عال
۶	جناب بخشی شمشیر علی خان صاحب		بازار بی بی	عال
۷	جناب سجاد بیگ صاحب	صیغہ دار محکمہ اطراف بلدہ	گجی چبوترہ	عال

طرح

بابت ماہ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ

اگر عتاب یہی ہے تو کچھ عتاب نہین

احقر۔ جناب راجہ نیم چند بہادر تلمیذ حضرت کرم۔

بھلی بری پہ ہر اک بات پہ بگڑتے ہو
اگر عتاب یہی ہے تو کچھ عتاب نہین

مین مانگتا ہون فقط تمسے ایک ہی بوسہ
ہزار لاکھ نہین اور بے حساب نہین

کرو نہ دل کو تم احقر کے اسطرح برباد
کیا کسی نے کبھی اپنا گھر خراب نہین

ارمان۔ جناب رائی برجموہن لعل صاحب تلمیذ حضرت حشم۔

غم و الم کے گھٹائین ہین دلپہ چھائی ہوئین
کلیجہ پہ مرے داغون کا کچھ حساب نہین

تمہارے چہرۂ پر نور کے مقابل ہین
یہ ماہتاب نہین اور یہ آفتاب نہین

قسم بھی کھائیگو پوچھا نہ حال ارمان کا
جہان مین تیرا ستمگر مگر جواب نہین

خاور۔ جناب رای رامچندر رتبا صاحب وکیل نائب میر مجلس انجمن عثمانیہ تلمیذ حضرت حشم

ہزارون یون ہی فنا ہو گئے تعشق مین
ابھی وہ کہتا ہے انکا تو کچھ حساب نہین

غضب ہین یار کی خاموشیان بھی ای خاور
تیرے سوال کا ابتک ملا جواب نہین

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری مدظلہ

شب فراق کے دھڑکون کی دلکو تاب نہین
طلوع مہر قیامت سے ماہتاب نہین

رخ ملیح پہ آنچل نہین نقاب نہین
یہ آج کیا ہے کسی سے تمہین حجاب نہین

گلوے تشنۂ عاشق کہین ہوا سیراب
کہ آج خنجر قاتل مین نام آب نہین

گھڑی ہزار وہ کہہ جائین ہم نہ بولین گے
بتون کی بات کبھی قابل جواب نہین

فضول دہوتے ہو دامن کبھی نہ چھوٹیگا
ہمارا خون ہے پھیلا ہوا شہاب نہین

بھلا ہوا جو بتون سے بگڑ گئی اے دل
مجھے ملال نہین تجھکو اضطراب نہین

یہ کہکے روتے ہو وہ دل کو مرے جلاتے ہین
وہ دل ہی کیا ہے کہ جس دل مین التہاب نہین

ملائکہ جو کہین اوٹھو یار کے در سے
کہون مین اونسے کہ ہرگز نہین جناب نہین

کسی مین عیب جو کامل نہو نہین وہ عیب
جو تشنہ لب کو نہ بہکائے وہ شراب نہین

نکالتے بھی ہو دشمن کو پھر بلاتے ہو
اگر عتاب یہی ہے تو کچھہ عتاب نہین

جناب شیفتہ کیون پارسا بنتے ہین آپ
اگر بتون کی محبت سے اجتناب نہین

عزیز۔ جناب محمد امتیاز علی صاحب ایٹہوی شاگرد جناب مولوی سید کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری

بقا شباب کو یان صورت حباب نہین
جو آنکھہ کہولکے دیکھا تو پھر شباب نہین

پلادے بنگ ہی ساقی اگر شراب نہین
ملے جو وقت پہ وہ خوب ہے خراب نہین

جو آنکھہ پہیر لی تونے تو پھر گیا عالم
خدا کا قہر ہے کافر ترا عتاب نہین

حساب دیکھہ لو بوسون کا کیون ہو تم بدظن
حساب ہی سے لیئے علی الحساب نہین

وصال یار کی امید کچھہ ہوی شاید
جو کل سا آج مرے دلکو اضطراب نہین

ہر ایک بات کا میری وہ دیتے ہین جواب
سوال وصل کا اب تک مگر جواب نہین

ہماری آہ کا ہے یہ دہوان نہین ہے فلک
ہمارے داغ کا ہالا ہے آفتاب نہین

مدام عشق کا دربار گرم رہتا ہے
وہ بد نصیب ہے ابتک جو باریاب نہین

جواب دیگا وہ دلبر ضرور نامہ کا
عزیز نامۂ شوقیہ لا جواب نہین

قدوی جناب کملا پرشاد صاحب فرزند رائے سورج پرشاد صاحب شاگرد حضرت تسلیم

لہو کی بوند بدن مین مرے جناب نہین
کباب تو مرا دل ہے مگر شراب نہین

فلک کے جور ہین یا مرے نصیب کے
کہ خواب مین بھی تو آتا وہ ماہتاب نہین
نہ پورا ایک بھی وعدہ ہوا ہزارون مین
ہوے ہین وعدے تو اتنے کہ کچھ حساب نہین

مشتاق جناب رای اتسد رای صاحب نبیرہ راجہ گھورام بہادر متوفی جاگیردار تلمیذ

حضرت شفقتہ صاحب کنتوری

کھلے ہین پھول رواں ساغر شراب نہین
یہ کیا غضب ہے کہ گردش مین آفتاب نہین
ہے چاند ابر مین منہ پر ترے نقاب نہین
ہمین سے شرم ہے کیا غیر سے حجاب نہین
سنا ہے جمع ہین محفل مین اون کی آج رقیب
ہزار حیف کہ یہ خانمان خراب نہین
الہی راہ مین کیا ہو گیا ہے قاصد کو
جو لایا خط کا ابھی تک مرے جواب نہین
وہ ماہ آے الہی وگرنہ موت آے
شب فراق کے صدمون کی مجھمین تاب نہین
وفا کا میری جفاؤنکا تیری اے ظالم
شمار اوسکا اور اسکا کوئی حساب نہین
نہین نہین ہے محبت تمھین نہین نہ سہی
ہمارے دلکو بھی پہلا سا اضطراب نہین
ہر ایک بات پہ دشمن کی کہتے ہو ہان ہان
سوال وصل کا میرے کوئی جواب نہین
طلب جو بوسہ کیا مین نے منہ بنا کے کہا
یہ بات کہنے کا منہ آپکا جناب نہین
جبین کے سامنے غیرت سے آب آب ہے صبح
مقابل آپکے عارض کے ماہتاب نہین
وہی بچائینگے محشر مین ہمکو اے مشتاق
وسیلہ اپنا بجز شاہ بوتراب نہین

نوٹ

بعد انتخاب اشعار زیادہ درج ہونگے ۔ اگر بلا انتخاب اور زیادہ درج کرانا مقصود ہو تو فی شعر (۲ ر) اجرت پیشگی لیجائیگی ۔

طرح

کبھی تو آؤ بہت انتظار دیکھ چکے ۔ بہار ۔ غبار ۔ قافیہ ۲۵ جمادی الاول تک ۔
(سب مجھے بھی کچھ ایسی ضرورت نہین ۔ عادت ۔ صورت قافیہ ۔ ۲۵ جمادی الثانی تک
ترٹپنے کا مرے دم بھر تماشا دیکھتے جاؤ ۔) مسیحا ۔ دریا ۔ قافیہ ۲۵ رجب تک

اور عمدۃ الملک روانہ بلدہ فرخندہ بنیاد ہوے۔ اور آصف الدولہ بہادر نے
فتنہ پردازون کے اغوا سے بالاجی راؤ اور جانوجی بہوسلہ کو کہلا بہیجا کہ جسطرح
ہوسکے میر نظام علیخان بہادر کو ملک برار مین داخل ہونے سے تم روکو۔ اور
برار مین اونکا عمل دخل ہرگز ہونے نہ دو۔ اور میر نظام علیخان بہادر نے
بہی غلام سید خان المخاطب سہراب جنگ بہادر کو بالاجی راؤ کے پاس
روانہ فرمایا۔ اور آپ نے باسم مین پہونچکر چہاؤنی کی تا ختم مدت
چہاؤنی تمام فوج کا اسباب و سلاح بہی درست ہو گیا۔ اور اوہر جانوجی
بہونسلہ کے اشارے سے گرانڈیا نے ممالک محروسہ مین ایک عجیب قسم
کی شورش مچا رکہی تہی۔ تمام رعایا نالان و پریشان تہی۔ اور اکثر محتاجون اور
غریبون نے اوس ظالم کے ظلم و بیداد کی آفتین اور مصیبتین نہ اوٹہا کر جلاوطنی
پر کمر باندہی تہی۔ روز بروز ظلم کی ترقی ہو رہی تہی۔ اور اکثر سرسبز و شاداب
تعلقات ویران و برباد ہو رہے تہے۔ جب یہ کیفیت میر نظام علیخان
بہادر کو معلوم ہوی آپ نے اسکا انتظام اور سرکشی کی گوشمالی فوری ضروری
خیال فرمائی۔ اور فوج کو کوچ کا حکم دیا۔ اسی اثنا مین خبر پہونچی کہ جس سامان
کے تیاری کے لئے شیخ امین الدین احمد کو برہانپور مین چہوڑ گیا تہا وہ سامان
باحسن وجوہ تیار ہو گیا ہے۔ صرف حکم کی دیر ہے اور جاسوسون نے یہ
بہی خبر سنائی کہ گرانڈیا تاک مین لگا ہوا ہے۔ اور اوسکے مخبر و جاسوس
اکثر مقامات پہ پہیلے ہوے ہین۔ اوسکا ارادہ ہے کہ جب سامان برہانپور
سے نکلے راستے ہی مین اوس سامان کو روک کر قبضہ کر لیا جاے۔ آپنے
فرمایا کہ ابہی سامان کے یہان لانیکی ضرورت نہین ہے۔ وہین رکہا جاے
جب ہمارا لشکر وہان پہونچے اوسوقت دیکہا جائیگا۔ اور آپ صف اعدا
کو کاٹتے ہوے متواتر کوچ کرتے چلے۔ اور غنیم بہی پے در پے
حملے کرتا اور پیشقدمی کو روکتا ہوا چلا۔ روزانہ یہی حالت تہی۔ بفضل ایزد
متعال دو ماہ کے عرصہ مین غرہ ربیع الثانی کو دار السرور برہانپور کے سواد مین

داخل ہوے - اور دریائے تپتی پر خیمے نصب کیے گئے - پانچروز وہان مقام رہا - کل سامان کو ہمراہ لیکر جنگ کے ارادہ سے ۶ ربیع الثانی کو برہانپور سے روانہ ہوے - اور اسیطرح لڑتے جھگڑتے ناگپور کے کے جانب چلے - جب بھونسلہ نے دیکھا کہ گرانڈیا کی کم جرائی سے فوج کام نہین دیتی - اور لشکر اسلام فتح و فیروزی کے نقارے بجاتا ہوا برابر آگے بڑھ رہا ہے - بہت ہی پیچ و تاب کہاکر گرانڈیا کو لعنت اور ملامت کی - سپاہ مین کسیقدر روپیہ بطور انعام تقسیم کیا - اور بعد اختتام جنگ اور بھی اس سے زیادہ دینے کی طمع دلائی - اور کہا کہ جسطرح بن پڑے میر نظام علیخان بہادر کے لشکر کو شکست دو - جوانمردی سے لڑو - کمر ہمت مضبوط باندہو - مردانگی کے جوہر دکہاؤ - باپ دادا کی نام بدنام نہ کرو - بھونسلہ کی اس چال نے سپاہیون کی ہمت کو بڑہا دیا - اور جی توڑ کر لڑے - مگر میر نظام علیخان بہادر کے لشکر کے شجیع و دلاور بہادرون کے آگے ایک نہ چلی - اپنا سا منہ لیکر رہگئے - میر نظام علیخان بہادر کو بڑہنے سے نہ روک سکے یہانتک کہ یہ لشکر لڑتا اور مارتا ہوا دریاے پورنا پہونچا - جب رات ہوئی حسب الحکم سیدی عنبر خان اور قادر صاحب نے اپنی متعلقہ فوج کے ساتھ غنیم پر دہاوا کر دیا - اور اسقدر جوانمردی دکہلائی کہ غنیم کشتون کے پشتے لگے - نتیجہ یہ بدحواسی کے حالت مین دریا مین ڈوب مرے - اور بعض صحرا کی خاک چہاننے کے لئے بھاگے اور اسی بدحواسی کی حالت مین گرانڈیا اور بھونسلہ بھی بے زین گھوڑون پر سوار ہوکر بھاگے - اور بہت سا مال و اسباب غنیم کا میر نظام علیخان بہادر کے ہاتھ لگا - جب بھانوجی نے دیکھا کہ کسیطرح کام نہین چل سکتا اور کوئی پیش بندی درست نہین آتی - نہایت ہی منت و سماجت کے ساتھ امان طلب کی - اور بیتا باب ونت بہادر کو وسیلہ گردانا - میر نظام علیخان بہادر نے بھی مصلحت وقت کے لحاظ سے

اور بعض اہالی دولت کی سفارش پر اوسکی عرض کو قبول فرمایا۔ بعد صلح جانوجی نے بہت سا روپیہ نذر گزرانا۔ اور اپنے یہان دعوت کی۔ آپ نے اوسکی دعوت کو قبول فرمایا۔ اور اوسکے خیمہ مین تشریف لیجاکر رشک گلزار بنایا۔ اور اوسکی عزت افزائی فرمائی۔ بعد عہد و پیمان کے بہونسلہ کے عوض کرنے سے دیوگڈہ جانیکا ارادہ فرمایا۔ کیونکہ یہ صلح اسی جانب کے چلنے پہلے پائی تھی۔ اسی مابین مین غلام سید خان سہراب جنگ (جو بالاجی راؤ کے پاس بغرض تصفیہ پونہ گئے تھے۔) حاضر ہوے۔ اور اپنی تدابیر لائقہ سے بالاجی کو مطیع و مسخر کرکے بہت سا جواہر اور فیلان کوہ پیکر اپنے ہمراہ لائے تھے وہ نذر گزرانی۔ آپ اون کی کارگزاری سے نہایت درجہ خوش ہوے۔ اور خلوت مین لیجاکر ارشاد فرمایا کہ بہونسلہ سے جو صلح ہوئی ہے وہ اس طریق پر ہوئی ہے کہ جانوجی کی اطاعت کیجاے۔ اور دیوگڈہ کا محاصرہ کرلیا جاے۔ کل اوسطرف روانہ ہوجانا چاہیئے۔ مگر مین چاہتا ہون کہ چلنے سے پیشتر اس امر مین تم سے بھی راے لے لون۔ اور مصلحت وقت کے لحاظ سے کام کرون۔ سہراب جنگ نے عرض کی کہ مناسب تو یہ ہے کہ دیوگڈہ کا ارادہ فسخ فرمادیا جاے اور فرخندہ بنیاد کے جانب کوچ کیا جاے۔ اور وہان صلابت جنگ کے ہمراہ اقامت فرمائی جاے۔ جب کلیات پر قبضہ ہوجاے تو جزئیات کا حاصل ہونا کوئی محال امر نہین ہے۔ پھر آیندہ جیسی راے عالی۔ آپ نے بھی اس راے کو نہایت درجہ پسند فرمایا۔ گو راجہ بہادر نے اولاً اس راے کے ساتھ اتفاق نہین کیا۔ مگر جب آپ کی مرضی اور رضامندی دیکھی طوعاً و کرہاً خاموش رہا۔ ادہر سہراب جنگ نے جانوجی کے پاس جاکر بعنوان شائستہ فہمائش کی۔ اور امیدوار سرفرازی کیا۔ اور حسب وعدہ میر نظام علیخان بہادر کی خدمت مین عرض کرکے خلعت وغیرہ دلوادیا۔ جب یہ تمام باتین طے ہوچکین۔ فوج کو کوچ کا حکم دیا گیا

اور نرمل و ماہور کے راستے سے روانہ ہوئے۔ جب اوس نواح مین پہونچے صف شکن خان مجاہد جنگ جو اوس ضلع کا حاکم آصف الدولہ بہادر کی جانب سے تھا مانع۔ اور اسباب قلعداری فراہم کرکے آمادۂ جنگ ہوئے۔ جب دیکھا کہ چیونٹی کا سلیمان کے ساتھ مقابل ہونا مشکل ہے۔ اور بجز ناکامی کے کچھہ حاصل نہین۔ مجبورًا کمر اطاعت باندہکر حاضر حضور ہوا۔ میر نظام علیخان بہادر نے قلعہ کو خواجہ رشید خان (جو عضد الدولہ کا بیٹا تہا) کے حوالے فرمایا۔ بعد بند و بست اوس نواح کے سیدہے فرخندہ بنیاد کی جانب روانہ ہوئے۔ اور مجاہد جنگ سابق قلعدار نے اوس سال انتقال کیا۔ مادۂ تاریخ یہ ہے۔ (در رحمتہا باز شد) اور صلابت جنگ آصف الدولہ بہادر بعد مارے جانے حیدر جنگ کے بسالت جنگ کو ہمراہ لیکے فرخندہ بنیاد کے طرف بغرض قیام خجستہ بنیاد سے روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ مین آپ نے موسی بوسی (عمدۃ الملک) او ذوالفقار جنگ (برادر حیدر جنگ) کو سیکاکول اور راجبندری کے جانب رخصت فرمایا۔ اور حیدر آباد مین پہونچکر تمام ملکی اور مالی انتظام بسالت جنگ بہادر کے تفویض کیا۔ اور شوکت جنگ کو خانگی وزارت عطا ہوئی۔ اور شبیر جنگ کو وزارت دکن مرحمت ہوئی۔ چند سے حیدر آباد مین قیام رہا۔ بعد گزرنے موسم بارش کے قلعہ محمد آباد (بیدر) کا ارادہ فرمایا۔ کیونکہ میر مقتدا خان نے سرکشی اختیار کی تھی۔ اور بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا تھا۔ چنانچہ وہان پہونچتے ہی محاصرہ کر لیا گیا۔ مگر یہ محاصرہ پورے ایک ماہ تک رہا۔ بعدہ صلح ہو گئی اور قلعداری اوسی کے نام بحال رکھی گئی۔ جب یہان کا انتظام ہو چکا سیکاکول کے زمیندارون کی تنبیہ کا ارادہ ہوا۔ کیونکہ وہان کے زمیندارون نے ذوالفقار جنگ کو شکست دی تھی۔ اس کی تفصیل اسطرح ہے کہ جب عمدۃ الملک آصف الدولہ بہادر سے رخصت ہو

اپنے مفوضه تعلقات کو پہونچا - اوس زمانه مین اکثر انگریزون نے دریائے شور کے بنادر پر دست تصرف دراز کیا تھا - جب یه کیفیت عمدة الملک نے سنی پہوچری کے جانب روانه ہوا - اور ذوالفقار جنگ کو فوج سنگین کے ساتھ اننداج زمیندار بجی نگر کے مقابله کو روانه کیا - کیونکه اس زمیندار نے ایک لاکھ پیاده اور ایک ہزار سوار رکہکر انگریزون کی اعانت و امداد سے وہان بغاوت شروع کی تھی اور یہی بانی فساد تھا - چنانچه میدان قلعه مٹھ نور جو راجبندری سے بیس کوس کے فاصله پر ہے ایک سخت جنگ ہوئی - اور اس جنگ کا نتیجه یه نکلا که زمیندار کو فتح اور ذوالفقار جنگ کی فوج کو شکست عظیم ہوئی - اسی لڑائی مین محمنا جو که صمصام الدوله کا قاتل اور محمد حسین جمعدار جو صمصام الدوله کے اقربا و رفقا کے ساتھ انواع و اقسام کے بدسلوکیان کیا تھا مقتول ہوئے - آصف الدوله بہادر نے میر عبدالحی خان المخاطب شمس الدوله دلاور جنگ کو جو صمصام الدوله شاہنواز خان کے بیٹے قلعه گولکنڈه مین مقید تھے رہا فرماکر انکے باپ کا خطاب صمصام الدوله صمصام جنگ اور منصب شش ہزاری پانچہزار سوار سے ممتاز فرمایا اور میر عبدالسلام خان کو جو صمصام الدوله کے دوسرے بیٹے قلعه دولت آباد مین محبوس تھے خطابی دیکر سرفراز کیا - اور ذوالفقار جنگ وہان سے بدحواسی و پریشانی مین بھاگ نکلا - اور کل اسباب و توپخانه وغیره وہان چھوڑکر راجبندری مین آیا اور وہان سے بذریعه خواجه رحمت الله خان آصف الدوله بہادر کی خدمت مین اپنی پریشانی کی حالت کہلا بھیجی - اور خواجه رحمت خان نے آصف الدوله بہادر کو اوسکی امداد و اعانت کے بارے مین بہت کچھه زور دیکر آماده کیا چنانچه اس لحاظ سے آپ نے اوسطرف کا اراده فرمایا - جب قلعه بہونگیر تک پہونچے نقشبندی خان جو وہان کا قلعه دار تھا اوسنے ازراه تمرد و سرکشی بالا حصار قلعه سے گولے اوتارنا شروع کیا - اگر لشکر فوراً وہان سے نه ہٹ جاتا اور مستعدی کو کام مین نه لاتا - تو کل کا کل تباه و برباد ہو جاتا - ایک ماه تک محاصره رہا - بعد ازان صلحاً قلعه پر قبضه کر لیا گیا - اور قلعه مذکور سید محمد خان کے بیٹے کو جو که

آصف الدولہ بہادر کا داماد تھا تفویض کیا گیا۔ جب اس انتظام سے فرصت ملی آصف الدولہ بہادر جباڑی کے راستہ سے دریائے شور کے کنارے پہونچے۔ ذوالفقار جنگ نے باحالت تباہ حاضر ہو کر شرف ملازمت حاصل کی۔ استنے مین کیفیت معلوم ہوی کہ میر نظام علیخان بہادر فرخندہ بنیاد تشریف لارہے ہین۔ آصف الدولہ بہادر نے ذوالفقار جنگ کو موسی بھوسی کے پاس روانہ فرمایا اور آپ واپس ہو کر فرخندہ بنیاد کے جانب روانہ ہوے بعد قطع منازل جب موضع سرپامیٹھ (جو بلدہ سے تیس کوس دور ہے) کو پہونچے مخبرون نے عرض کیا کہ میر نظام علیخان بہادر داخل بلدہ ہو چکے ہین۔ بمجرد سننے اس خبر کے فتنہ پرداز و مفتریون کے چہرون پر ہوائیان چھوٹنے لگین۔ اور بسالت جنگ بہادر معہ اپنی فوج کے رحمت اللہ و کریم خان گارڈی کو ہمراہ لیکے امتیاز گڈہ کے جانب روانہ ہوے۔ قلعہ امتیاز گڈہ بسالت جنگ بہادر کے ہی قبضہ مین تھا۔ ادہر صلابت جنگ بہادر نے لشکر کو وہین چھوڑ کے خواصان خاص ملازمان با اختصاص کے ساتھ فوراً بلدہ پہونچے۔ ۲۳ شوال روز چہارشنبہ میر نظام علیخان بہادر نواب صلابت جنگ بہادر کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بیرون شہر ملاقات ہوی۔ بعد ازان داخل دولت خانہ عالی ہوے۔ صلابت جنگ بہادر نے دیکھا کہ بجز امداد و امانت میر نظام علیخان بہادر ریاست کی حالت سنبھلنا دشوار ہے۔ اور انتظام مالی اور ملکی کا انجام پانا غیر ممکن ہے۔ اسلئے کل انتظام آپ کے سپرد فرمایا۔ میر نظام علیخان بہادر نے فوراً تمام متصدیان سر دفتر دیوانی اور بخشیگری کو طلب فرماکے اور ہر ایک ملکی و مالی حالت کی دیکھ بھال کر کے باحسن وجوہ انتظام و بندوبست فرمایا۔ انھین ایام مین ابراہیم خان نے بوجہ کشیدگی راجہ وٹھل داس پرتاب ونت فرمانبرداری سے منہ موڑا۔ راستی کا راستہ چھوڑا۔ بالاجی راؤ کے پاس چلا گیا۔ سنہ ۱۱۷۳ھ مین قلعہ احمد نگر اور بہادر گڈہ عرف برکانون پر بالاجی راؤ نے یورش کی۔ جب سے کہ ابراہیم خان

وہان جا ملا تھا ایک نہ ایک نیا فتنہ وفساد برپا رہتا تھا۔ اور غنیم نے ایک تازہ قوت
حاصل کی تھی۔ گو ابراہیم خان کوئی صاحب منصب وجاگیر نہ تھا۔ اور نہ خاندانی
امرا مین اسکا شمار تھا مگر اس نے فرانسیسی سپاہ مین تربیت پائی تھی قواعد
جنگ سے انتہا درجہ کا ماہر تھا۔ اسکے پاس سامان جنگ اور توپخانہ نہایت
ہی آراستہ اور وقت جنگ کارآمد تھا۔ اسی اثنا مین سیہاراو زمیندار
نرمل جسکو صمصام الدولہ بہادر نے تمرد وسرکشی کیوجہ سے قید کر رکھا تھا۔
کسی ایک حیلہ سے اوسنے قید سے خلاصی پائی۔ اور پھر اپنی وہی فتنہ
انگیزی شروع کی۔ اور قلعہ دار نرمل کو نظر بند کر کے دوبارہ نرمل کے
قصبہ جات پہ قبضہ کر لیا۔ جب یہ کیفیت نواب میر نظام علیخان بہادر کو
معلوم ہوئی آپ نے اوس کی سرکوبی کے لئے سہراب جنگ بہادر کو
فوج شائستہ کے ساتھ روانہ فرمایا۔ سہراب جنگ نے بلا جنگ وجدال
اوسکو حکمت عملی سے فرمان بردار بنا لیا۔ اسی مابین مین میر نظام علیخان بہادر
آصف الدولہ کو ہمراہ لیکے بالاجی راؤ کے مقابلہ کو نکلے۔ ادہر بالاجی راؤ
نے بھی دو لاکھ کی جمعیت سے کوچ کیا۔ بعد کوچ متواترہ آپ قلعہ بالکنڈہ
کے نواح مین پہونچے۔ جو نرمل سے دس کوس اسطرف ہے۔ سہراب جنگ
سیہاراو کو ہمراہ لیکے حاضر دربار ہوا۔ اور شرف ملازمت حاصل کیا۔
وہان سے قلعہ اودگیر کے سمت راہی ہوے۔ کیونکہ وہان لشکر وغیرہ کی
لئے سامان رسد بافراط جمع تھا۔ جب نواح قلعہ مین پہونچے بقول صاحب
حدیقۃ العالم ۲۶ جمادی الاول اور حسب بیان تزک آصفیہ ۲۵ جمادی الاول
کو بالاجی راؤ کے لشکر نے حملہ کر دیا۔ اس لڑائی مین نظام علیخان بہادر کی
جمعیت بہت ہی قلیل تھی یعنے سات ہزار سوار تھے۔ اور باقی تمام
جمعیت اور منصبداران سرکار معہ اپنی سپاہ کے بوجہ مسدودی راستہ
کے قلعہ دہارور کے اطراف مین فروکش تھے۔ اور اس قلیل جماعت
کے مقابلہ مین بالاجی راؤ کے ساٹھ ہزار سوار حملہ آور ہوے تھے

اور ابراہیم خان ایک ٹیکرے پر اپنا توپ خانہ رکھے ہوے لشکر مین گولے برگولے اوتار رہا تھا ۔ جس سے اکثر لشکریون کو سخت صدمہ پہونچا ۔ *۶ جمادی الاولی کو تیغ جنگ بہادر اور سہراب جنگ بہادر نے بالاجی راؤ کے لشکر پر حملہ کردیا ۔ بہت سی سپاہ غنیم کی ماری گئی ۔ اور گیارہ نشان ابراہیم خان کے جمعیت کے ہاتھ آئے ۔ اور ادہر کی بھی کسقدر سپاہ کام آئی ۔ اس لڑائی مین سہراب جنگ بہادر کی دلیرانہ اور رستمانہ کارروائی قابل دید تھی ۔ جس نے اس سمان کو دیکھا ۔ بیساختہ اوسکی زبان سے یہی نکلا کہ 8 آفرین باد برین ہمت مردانہ تو + نہایت ہی جانبازی سے لڑائی لڑی ۔ چنانچہ اس لڑائی مین بالاجی راؤ کے جانب سے ابراہیم خان کا بھائی اور اکثر نامی گرامی سردار مارے گئے ۔ اور میر نظام علیخان بہادر کی فوج سے سید غلام خان اور رنیکو پنڈت (جو سرپاراؤ کا بھانجا تھا) مقتول ہوے ۔ روزانہ اسیطرح لڑائی کا تار بندھا رہتا تھا ۔ کوئی دن خالی نہ تھا ۔ مگر اس روزانہ لڑائی مین بہ نسبت بالاجی راؤ کے نقصان کے ادہر کم نقصان ہوتا تھا ۔ اور ہمیشہ میر نظام علیخان بہادر ہی کی فوج سر بر رہتی تھی ۔ میر نظام علیخان بہادر کا ارادہ یہ تھا کہ جسطرح ہوسکے دہارور پہونچکر اور وہان کی فوج کو اس فوج مین شامل کرکے پونہ کے جانب کوچ کرنا چاہئے ۔ کیونکہ اس قلیل جمعیت سے لشکر غنیم پر فتح پانا بیجا خیال تھا اور ہرگز یہ امید نہین ہوسکتی تھی کہ دشمن مغلوب ہو ۔ آخر قلعہ اودگیر سے بھی کوچ کیا گیا ۔ اور اسیطرح لڑتے جھگڑتے قلعہ اوسہ تک پہونچے ۔ جو بیس کوس کی مسافت ہے ۔ جہان سے دہارور تین کوس رہگیا تھا ۔ گو یہان تک پہونچنے مین لشکر اعدا نے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے ۔ اور آگے بڑہنے سے ہر طرح روکا مگر اس دلیر سپاہ نے اونکی ایک نہ چلنے دی ۔ برابر کوچ کرتے چلے ۔

---

* تزک آصفیہ مین ۲۳ جمادی الاول لکھا ہے ۔ اور مآثر الامرا مین ۶ جمادی الثانی تحریر ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مؤلف

خب حسین صاحب نے اپنے دعوے کے اثبات مین بیان کسی مستند کتاب کا حوالہ نہین دیا اور یہہ شرعی پردہ کی جو تعریف کی وہ بالکل لغو ہے۔ مسئلہ حد ستر مین علمائے امت کے پاس اختلاف ہے باوجود اسکے کسی نے تصریحًا یہہ نہین فتوے دیا ہے کہ چہرہ داخل ستر نہونے کی وجہ سے عورتین تمنہ ہوکے چہرہ کہلا ہوا پہرا کرین۔ مسئلہ شرعی اسطرح ہے۔

الحرة تمنع من كشف الوجه والكف والقدم فيما يقع عليه نظر الاجنبي لانها لا تامن على شهوة بعض الناظرين اليها الا اذا كانت عجوزًا فيجوز النظر الى وجهها ويحل مصافحتها اذا امن الشهوة (نصاب الاحتساب صفحہ ۱۲)

باب القسم والنشوز وعشرة النساء

اتفق الائمة(۱) ان القسم انما يجب للزوجات فلا قسم لزوجة مع امة وعلى انه لا تجب التسوية في الجماع بالاجماع وعلى ان النشوز حرام تسقط به النفقة بالاجماع وعلى انه يجب على كل واحد من الزوجين معاشرة صاحبه بالمعروف وعلى انه يجب على الزوجة طاعة زوجها وملازمة المسكن وعلى انه له منعها من الخروج وعلى انه يجب على الزوج المهر والنفقة فهذا ما وجدته من مسائل الاجماع والاتفاق هذا الباب۔

(میزان شعرانی تصنیف عارف ربانی شیخ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ جلد دوم صفحہ ۱۰۲)

ونشوز المرأة حرام بالاجماع مسقط للنفقة ويجب على كل واحد من الزوجين معاشرة صاحبه بالمعروف وبذل ما يجب عليه من غير مطل ولا اظهار كراهية فيجب على الزوجة طاعة زوجها

---

(۱) ایمہ سے مراد امام شافعی اور امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد حنبل۔ رحمۃ اللہ علیہم ہین۔

وملازمة المسكن وله منعها من الخروج بالاجماع ويجب على الزوجة المهر والنفقة ۔

(رحمة الامة فی اختلاف الائمة جلد دوم صفحه ۵ ۔ تالیف شیخ محمد بن عبد الرحمن الدمشقی العثمانی الشافعی قدس سرہ ۔)

پس اب خود باجماع ایمہ اربعہ فقہیہ ہو گیا کہ عورتون پر مکان مین رہنا ہی لازم ہے اور مردون کو حق حاصل ہے کہ ان کو باہر نکلنے سے منع کرین ۔ اور یہ بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ عورتون کا مکان مین ہی رہنا موافق شریعت غراء محمدیہ ہے ۔

چونکہ محب حسین صاحب چہرہ اور ہاتھ اور انعل ستر نہین کہتے ہین اسلئے بلا شبہ ہمکو اسبات کے سوال کرنے کا حق حاصل ہے کہ کیون محب حسین صاحب اپنے رائے پر عمل پیرا نہین ہوتے اور بخلاف نص صریح یقولون ما لا تفعلون عمل کرتے ہین ۔ بشریت انسانی کا خاصہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کی رائے دیتا ہے اور خود بھی اس پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اسکی بات جلد اثر کرتی ہے اور اسلئے شبہ محب حسین صاحب پر نہایت الزام کی بات ہو گی اور اگر وہ خود نمونہ بنکر پبلک کو دکھا دین کہ اس قسم کی طرز معاشرت ہندوستان کے رسم و رواج ...... تمام رسوم سے عمدہ ہے جبکہ محب حسین صاحب تمام اسلامی دنیا کے باشندون کے طرز معاشرت پر مونہہ آتے ہین اور اپنے لڑکیون کو جو مدرسہ نسوان جاتی ہین بند شکرام مین روانہ کرتے ہین ۔ شکرام پر کبھی چھوٹ ہوتا ہے اور کبھی اسکے کھڑکیان چڑھے ہوتے ہین ۔ برخلاف اسکے فرزند پاپیادہ مدرسہ جاتے ہین ۔

جبکہ لڑکا اور لڑکیان محب حسین صاحب کے ہی ہین ۔ تاہم ان کے ساتھ مساوی درجہ کی رعایت نہین ہوتی ۔ کیا اس شکرام کے کرایہ کے مبلغ قومی ہمدردی مین صرف نہین ہو سکتے ۔

اسکے بعد محب حسین صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ

"عورت کو دیور سے صرف اپنی زینت چھپانیکا حکم ہے کیونکہ وہ نامحرم ہے"

"مگر ہمارے مولوی معین الدین صاحب اسکو اپنے تمان کا پردہ سمجھا ہے جسمین"

"عورت کے اوپر کے کپڑے بھی شرمگاہ خیال کئے جاتے ہین۔ "

محب حسین صاحب کی یہ تفسیر حدیث کے الفاظ کے خلاف ہے احادیث کی تفسیر اسطرح کرنا معاذاللہ محب حسین صاحب کا ہی کام ہے۔ چونکہ محب حسین صاحب کے عندیہ مین عورتون کے کپڑے بھی شاید شرمگاہ خیال کئے جاتے ہین اسی لئے حدیث کے مطلب مین بھی شریک کئے گئے ہین۔ پھر محب حسین صاحب قلم فرسائی کرتے ہین کہ

"یہ پردہ حضرت کے عہد مبارک سے تاایندم کبھی ملک عرب مین نہین پایا گیا"

"اور نہ اوسکا وجود حضرت کے ذہن مبارک مین تھا۔ "

اب محب حسین صاحب غیب دان بنگئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن مبارک کی خبر بھی آپ کو ہوگئی ہے العیاذ باللہ۔

عرب مین پردہ ہے یا نہین اس سے محب حسین صاحب آگاہ ہی نہین ہین اور نہ سیاحی کے ذریعہ سے واقف ہوے اگر یہ پردہ بلاد اسلام مین نہ ہوتا تو کیون مصری اخبارون مین اُس شخص کے نسبت تند و تیزی کے ساتھ قلمفرسائی کی جاتی جسنے ایک معمولی سے جلسے مین پردہ کے نسبت کچھ ریمارکس کئے تھے اور اوسکی وہی گت مصر مین بنائی گئی جیسا کہ اب حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین محب حسین صاحب کی بنی ہے۔ پھر محب حسین صاحب لکھتے ہین کہ۔

"اس حدیث کے سمجھنے مین دوسری غلطی مولوی معین الدین صاحب سے"

"یہ ہوئی ہے کہ انہون نے دیور کو محرم خیال فرمایا ہے حالانکہ وہ اجنبی"

"اشخاص کے گروہ مین داخل ہے جس سے زینت چھپانیکا حکم ہے قرآن کے"

"سورۂ نور مین محرمون کی تفصیل موجود ہے یعنی عورت یا شوہر کا باپ"

"بیٹا بھائی وغیرہ محرم اشخاص ہین چونکہ دیور بھی نامحرم ہے اس لئے اسکا"

" بھی شرعی پردہ یعنی زینت چھپا نیکا حکم ہوا ہے اس سے یہ مطلب ہیں کہ "
" عورت اپنے دیور کے سامنے نہ آئے اور اس سے باتیں نکرے ۔ یہہ "
" ہمارے مولوی معین الدین صاحب کا اجتہاد ہے ۔ ۱۲

محب حسین صاحب کے اس غلط بیانی کا علاج کیا ہوسکتا ہے ہمیشہ صحیح کو غلط بھی سمجھا کرتے ہیں مولوی معین الدین صاحب اسی صفحہ مین صاف طور سے تحریر فرماتے ہین کہ " اقربا سے بھی علاوہ اون رشتہ دارون کے جنکی تفصیل قرآن پاک کی آیت قل للمومنٰت یغضضن الخ کے تحت مین آچکی ہے پردہ کرنا سخت ضروری ہے (رسالہ مراۃ الحجاب صفحہ ۱۲)

اب منصف ناظرین ذرا انصاف کرین کہ مولوی معین الدین صاحب نے قرآن شریف کی آیت تحریر فرما کر محرم غیر محرم کا بھی ذکر کیا ہے تاہم محب حسین صاحب بڑے زور سے ان کی غلطی بیان کرتے ہین فی الحقیقت یہ کس کی سمجھ کا قصور ہے ۔ بھلا جس شخص مین اردو سمجھنے کی لیاقت نہ ہو تو وہ عربی زبان کے دقائق سے کیونکر واقف ہوسکتا ہے ۔ اور جس شخص مین ذری بھی عقل اور لیاقت و سمجھ ہو گی وہ ہرگز اسطرح کے مہمل اعتراض اور غلط بیانی کی جرأت نہ کرے گا ۔

اب ہم ذیل مین ایک حدیث تحریر کرتے ہین اگر محب حسین صاحب اسکو اچھی طرح سمجھ لینگے تو آیندہ سے جادہ مستقیم راستی کو اختیار کرینگے ۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وان الرجل لیصدق حتے یکتب عند اللہ صدیقا وان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب حتے یکتب عند اللہ کذابا متفق علیہ ۔

ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین للامام النووی رحمۃ اللہ ص ۱۹۳ ۔

بعدہ محب حسین صاحب لکھتے ہین کہ ۔

" اس مقام پر ہمین اس امر کا ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ہندوستان مین "
" عموماً دیوروں پر زینت ظاہر کیجاتی ہے جو شرعاً ممنوع ہے اور وہ محرم "
" تصور کیا جاتا ہے جو سراسر غلط ہے ۔ چونکہ ہندوستان مین شرعی "
" پردہ کا رواج نہین ہے اسلئے مجبوراً خلاف شرع دیور کو بھی "
" اور دیگر اجنبی اشخاص کی طرح جن سے زینت چھپانا عورت کے لئے "
" ضروری ہے محرموں کے گروہ مین داخل کرنا پڑا ہندوستان "
" مین اوپر تو پردے کی اسقدر سختی ہے کہ عورت کے "
" اوپر کے کپڑے یعنی چادر وغیرہ تک بھی شرمگاہ کا "
" حکم رکھتے ہین اور چاند سورج سے چھپائی جاتی ہے ۔ "

اس ہرزہ سرائی کا کیا علاج ہے بابرکت حیدرآباد مین جہان محب حسین صاحب بھی مقیم مین آپ کو کوئی شخص اپنے مکان یا اپنے ہان دعوت وغیرہ مین بھی بلوانا خلاف تہذیب تصور کرتا ہے پس جب آپ سے پبلک سوسائٹی کو اسقدر کراہیت ہے تو پھر آپ کو مکانوں کے صحیح واقعات کیونکر معلوم ہو سکینگے حیدرآباد مین جبکہ جدید تعمیر و تغیر و تبدل مکان کی اجازت ڈاکٹر و ہلث آفسر کے صوابدید پر موقوف ہے اور یہ بغیر پابندی حفظان صحت تعمیر کی اجازت نہین دیتے مین تو اس حالت مین عورتین چاند سورج سے چھپائی جاتی ہین۔ کہنا بالکل لغو ہے

محب حسین صاحب لکھتے مین کہ ۔

" اور اسراسر سبب بے پردگی اور بے حیائی کہ بعض نامحرموں پر بعد انکی "
" زینت یعنی گہنا زیور اندر کے کپڑے بھی ظاہر کرتے ہین مولوی صاحب یقیناً "
" ہمکو اچھی طرح معلوم ہے کہ پردہ نشینان ہند کا لباس کسطرح غیر ساتر ہے "
" جالی اور کریب کے کرتے اور دوپٹے کبھی زینت کو نہین چھپا سکتے ۔ "

پردہ طرز معاشرت اقوام اسلام کے لحاظ سے اس قدر ضروری ہوگیا ہے کہ اب اسکا لوٹنا محض ناممکن ہے اور اس کی دلیل اس سے بڑھکر کیا ہوسکتی ہے۔ جبکہ محب حسین صاحب حامئی پردہ دری ہین مگر خود آپ کا خاندان برابر اسی طرز معاشرت پر قائم ہے تو پھر غور کا مقام ہے کہ تمام اقوام جو پردہ بند کو بلحاظ نصوص قرآنی و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خیال فرماتے ہین وہ کیونکر ایسی حالت کو جائز رکھینگے۔

البتہ یہ حالت ان بازاری عورتون کی ہے جو حیدرآباد کے افضل گنج اور بمبئی کی سفید گلی اور لنڈن کے ہائیڈ پارک مین رہتے ہین اور جنکا پیشہ ہی فحش کاری ہے یا جیسا کہ ممالک یورپ کے محفل رقص و سرود کی حالت ہے۔

گو محب حسین صاحب کو معلمی نسوان کا دعوے ہے اور اپنے دانست مین اپنے آپ کو بڑے ہمدرد نسوان خیال کرتے ہین۔ مگر انسداد فحش کے متعلق کوئی آرٹکل شایع کرکے گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہو۔ ہمنے نہین دیکھا۔

جب محب حسین صاحب کو اس طول کلامی سے فرصت ہوئی تو حدیث شریف کا مطلب اسطرح رقم فرماتے ہین۔

"اس حدیث شریف کا مطلب ہے کہ عورت دیور سے ساتر لباس پہنکر"
"ملے یہ نہین کہ اسکے سامنے ہی نہین آئے۔"

یہ مطلب خلاف الفاظ حدیث ہے اسکے علاوہ حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم جب صاف طور پر خطبہ شریف پڑھکر منع فرماتے ہین تو پھر غیر محرمون سے ملنے کی اجازت کہان سے عطا ہوئی "باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ والدخول علیہا" مین اخیر حدیث وہی ہے جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھکر منع فرمادیا ہے۔

قادر مرتضیٰ حسین۔

نمبر ۶

محب حسین صاحب لکھتے ہین کہ " بخاری مین جابر بن مطعم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر " تو مجھکو نہ پائے تو ابو بکرؓ پاس جانا " یہ بات حضرت نے اس عورت سے فرمائی تھی جسنے آپ سے پوچھا تھا کہ " اگر مین آؤن اور آپ کو نہ پاؤن تو کیا کرون " اس حدیث شریف سے بخوبی ثابت ہے کہ اجنبی عورت کا اجنبی مرد سے ملنا منع نہین ہے " (رسائل معلم نسوان صفحہ ۱۹ و ۱۲ نمبر ۹ و ۱۰ جلد ۱۰)

ہمنے گذشتہ نمبرون مین بار بار بیان کیا ہے کہ محب حسین صاحب کو عربی سے بالکل واقفیت نہین اردو ترجمون سے غلط سلط طور پر اپنا کام نکال لیا کرتے ہین اور اسلئے یہ ضروری ہے کہ ہر پیش کردہ حدیث کے متعلق نہایت احتیاط سے تحقیقات کی جائے۔

شاید محب حسین صاحب کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ یہ روایت کونسی جلد اور کونسے باب مین ہے ہم انھین بتلائے دیتے ہین کہ اس حدیث کی امام بخاری رح نے " باب فضل ابی بکر رضی اللہ عنہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم " مین روایت کی ہے حدیث کے اصلی الفاظ یہ ہین۔

" عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال اتت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا ان ترجع الیہ فقالت ارایت ان جئت ولم اجدک کانھا تقول الموت قال صلی اللہ علیہ وسلم ان لم تجدینی فأتی ابا بکر "

علاوہ امام بخاری رح کے امام مسلم رح اور امام ترمذی رح نے بھی اپنی جامع صحیح مین اس حدیث کی روایت کی ہے۔

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ شارحین حدیث نے اس حدیث کے بارے مین کیا لکھا ہے جیسا کہ صاف ظاہر ہے یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کو بیان کر رہی ہے اس بارے مین کہ آیا اس

حدیث سے آپ کی خلافت کے متعلق کوئی اشارہ پایا جاتا ہے۔ شارحین حدیث نے صاف کہدیا ہے کہ اس مین نص نہین ہے چنانچہ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری مین بیان کیا ہے اور اسی طرح امام نووی شارح مسلم نے بھی۔ چنانچہ ان کے اصلی عبارت یہ ہے۔

(اما قوله صلى الله عليه وسلم فى الحديث الذى بعد هذا المر حين قالت يا رسول الله ارأيت ان جئت فلم اجدك قال فان لم تجدنى فاتى ابى بكر) فليس فيه نص على خلافته وامر بها بل هو اخبار بالغيب الذى اعلمه الله تعالىٰ به والله اعلم۔ (شرح مسلم جلد ۹ صفحہ ۲۷۴ مطبوعه ميمنه مصر

اور مرقاۃ کا حاشیہ اس طرح ہے۔ **قوله** (فاتى ابابكر) اى فانه خليفتى مطلقا او وصيتى فى هذا الامر والاول اظهر ولذا قال النووى ليس فيه نص على خلافته بل هذه اخبا بالغيب الذى اعلمه الله به قلت ويؤيده ما اخرج ابن عساكر عن ابن عباس قال جاءت امراة الى النبى صلى الله عليه وسلم تساله شيئا فقال العودين فقالت يا رسول الله ان عدت فلم اجدك تعرض بالموت قال ان جئت فلم تجدنى فاتى ابابكر فانه الخليفة من بعدى۔ (حاشیہ مرقاۃ بر ترمذی جلد دوم صفحہ ۵۵۴ مطبوعہ منشی نولکشور)

امام محی الدین نووی رح کے تحریر سے واضح ہے کہ اس حدیث سے کیا مستفاد ہوتا ہے اور مرقاۃ کی عبارت سے اظہر من الشمس ہے کہ وہ عورت ملنے کے لئے نہین آئی تھی بلکہ کچھ طلب کرنے آئی تھی

اصل یہ ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پاس مال وغیرہ جو کچھ آتا تھا وہ سب اسی وقت تقسیم کیا جاتا تھا۔ جسکی صراحت جملہ کتب سیر مین مرقوم ہے۔ یہ عورت کچھ مانگنے کے لئے آئی تھی اور

اسوقت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ موجود نہین تھا اسلیئے آپکو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کے لئے ارشاد مبارک ہوا

یہ ہے اس حدیث کی اصل شرح اور جو کچھ اس سے مستفاد ہوتا ہے - اور اگر اس حدیث سے اس کے سوا اور بھی کچھ فوائد حاصل ہوتے تو علامۂ ابن حجر جیسے وسیع النظر محدث سے ناممکن تھا کہ اس کے ذکر کرنے کے بغیر باز رہتے -

مگر اب محب حسین صاحب اپنے خیالی استنباط کے لحاظ سے کہ ،، اجنبی عورت کا اجنبی مرد سے ملنا منع نہین ہے ،، اس حدیث سے استدلال کرتے ہین اور اپنے استدلال کے متعلق کسی امام یا محدث کے بیان کا کنایتہ یا صراحتہ ثبوت نہین دیتے تو بادی النظر کے لحاظ سے یہ استدلال واقعہ کے خلاف ہے -

ناظرین ذرا انصاف سے ملاحظہ فرمائین اگر واقعی وہ عورت ملنے کے لئے آئی ہوتی اور آیندہ بھی صرف ملنے کی غرض سے آپکی استدعا کرتی تو پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خصوصیت کس لئے ارشاد ہوی -

سیکڑون اصحاب کے موجود ہوتے ہوے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہوا - اور امام بخاری رح نے بھی اس حدیث کو فضایل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین ہی تحریر فرمایا ہے تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ محب حسین صاحب کا استدلال غلط ہے -

بے پردگی کے تائید مین محب حسین صاحب کا احادیث سے علماے امت کے برخلاف ایک من گھڑت استدلال کرنا بالکل نازیبا ہے - اور اسی قسم کے غلط استدلال سے مقدس مذہب اسلام مین ہرگز کوئی رخنہ پیدا نہین ہوسکتا -

عورتون کو غیر مردون سے ملنے کی شرعاً جو ممانعت ہے

وہ ہمنے نمبر (٥) مین بیان کردی ہے اور آیندہ بھی بیان کرینگے۔

غسل

محب حسین صاحب تحریر فرماتے ہین کہ " ابو داؤد مین آمنہ بنت صلت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی غفار کی ایک نوجوان عورت کو اپنے ساتھ اونٹ پر چڑھایا تھا اور جب وہ اتری تھی تب پہلے دفعہ حائضہ ہوئی تھی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غیر عورت کا اپنے ساتھ سوار کرنا خلاف پردہ شرعی نہین ہے " (رسائل معلم نسوان جلد ۱۰ صفحہ ۱۷ و ۱۹ نمبر ۷ و ۹)

ہم اپنے اصول کے مطابق پہلے اصل حدیث کے متعلق نظر کرتے ہین۔ اس حدیث کی سوائے امام ابو داؤد رح کے دوسرے کسی امام نے روایت کی ہی نہین۔ ابو داؤد مین بھی یہ حدیث " باب الاغتسال من الحیض " مین ذکر کی گئی ہے جسکے الفاظ حسب ذیل ہین۔

عن امیة بنت ابی الصلت عن امراۃ من بنی غفار قد سماها لی قالت اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی حقیبة رحله قالت فواللہ لنزل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی الصبح فاناخ ونزلت عن حقیبة رحله فاذا بها دم منی وکانت اول حیضة حضتها قالت فتقبضت الی الناقة واستحییت فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما بی ورای الدم قال ما لك لعلك نفست قلت نعم قال فاصلحی من نفسك ثم خذی اناء من ماء فاطرحی فیه ملحا ثم اغسلی ما اصاب الحقیبة من الدم ثم عودی لمرکبك قالت فلما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خیبر رضخ لنا من الفیء قالت وکانت لا تطهر من حیضة الا جعلت فی طهورها ملحا واوصت به ان یجعل فی غسلها حین ماتت۔ (ابو داود صــــ

جلد اول مطبوعہ نول کشور۔)

اس حدیث مین جو الفاظ (علی حقیبة رحلہ) ہین اسکے نسبت فتح الودود مین لکہا ہوا ہے۔ بحاء مہملة مفتوحة ثم قاف مکسورة ثم تحتانیة ساکنة ثم موحدة ہی کل ما شد فی موخر رحل او قتب فالال دال علی الحقیبة لا یستلزم المماسة فلا اشکال۔

اس تصریح سے صاف طور پر ثابت و ظاہر ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس بیوی مین برابر فاصلہ تھا جس سے مماس ہونا لازم نہین آتا۔ پس ہمارے محب حسین صاحب کی تحریر اور ان کا یہ استدلال "کہ غیر عورت کا اپنے ساتھ سوار کرنا خلاف پردہ شرعی نہین ہے" کیونکر صحیح ہوسکتا ہے ہمارے محب حسین صاحب کو چاہیے تھا کہ حدیث کے متعلق شارحین حدیث نے جو کچھ مستند طور سے تحقیق ثابت کیا ہے پہلے اس سے واقف ہو لیتے اور اسکے بعد پھر لکھنے بیٹھتے۔ جبکہ شارحین حدیث نے صاف طور پر خود اس اشکال کا دفیہ کردیا ہے تو پھر کیونکر محب حسین صاحب کا استدلال صحیح ہوسکتا ہے۔

اے معزز ناظرین۔ اولاً حدیث غسل حیض کے متعلق اور فتح الودود کی عبارت سے مماس ہونا ثابت نہین اس حدیث کے الفاظ سے پہلا حیض ثابت ہے پہلے حیض کے ہونے سے یہ بات روشن ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اونٹ پر بٹھلایا تھا تو اسوقت وہ نابالغہ تھین ایسے احکام مین جسقدر گہرا اور بدیہی فرق ہے دنیا خوب سمجھ سکتی ہے گو محب حسین صاحب نہ سمجھ سکین۔ نابالغہ عورتون کو بالغہ پر قیاس کرنا مع الفارق ہے۔ قطع نظر اسکے اجنبی عورتون پر نظر کرنا وغیرہ حضرت علیہ السلام کے خصائص نبویہ مین سے ہے اس پر عام لوگون کے حال کا قیاس کرنا سراسر بد دیانتی اور بے ادبی ہے۔

حافظ جلال الدین سیوطی انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب میں تحریر فرماتے ہیں۔ واختص صلی اللہ علیہ وسلم باباحۃ النظر الی الاجنبیات والخلوۃ بہن واردافہن ص ۲۸

پھر جبکہ حفاظ وشارحین حدیث نے اس امر کی صاف تصریح کر دی ہے کہ یہ محض خصائص نبویہ میں سے ہے تو پھر مجیب حسین صاحب کا اس حدیث کو استدلال میں پیش کرنا ان کی عوام کو دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے

مجیب حسین صاحب کے استدلال پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

کار پاکان را قیاس از خود مگیر   گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

کسقدر عبرت کا مقام ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کے شان مبارک میں اسطرح کے واقعات بیان کرکے اس سے اپنے دعوے کے مطابق استدلال پیش کریں۔ گو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت بالاجنبیہ و ردلیف جائز تھی تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے انتہا حیا تھی عورتوں سے بیعت بھی دست بدست نلیا کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رح اپنی تفسیر میں آیۃ۔ یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادہن ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن واستغفر اللہ ان اللہ غفور رحیم کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں۔

قال البخاری حدثنا یعقوب بن ابراہیم حدثنا ابن اخی ابن شہاب عن عمہ قال اخبرنی عروۃ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتحن من ہاجر الیہ من المومنات بہذہ الآیۃ یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک الی قولہ غفور رحیم۔ قال عروۃ قالت عائشۃ فمن اقر بہذا الشرط من المومنات قال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد بایعتک کلاما ولا واللہ ما مست یدہ ید امرأۃ قط فی المبایعۃ ما بایعہن الا بقولہ قد بایعتک علی ذلک ہذا لفظ البخاری ص ۲۴۳ ج ۹ تفسیر ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان مطبوعہ مصر۔

قادر مرتضی حسین۔

تعلیمی حالت

یہہ ایک بدیہی بات ہے کہ انسان کو دوسری مخلوقات پر جو فضیلت ہے وہ صرف علم ہی کی بدولت ہے۔

ابتدا جب انسان پیدا کیا گیا تو فرشتون نے اسکو حقیر خیال کیا جب خدائے علیم نے اسکو علم عنایت فرمایا تو فرشتے نہ صرف اس خیال سے باز آئے بلکہ انسان کی فضیلت تسلیم کرکے اسکے روبرو بحکم خدائے پاک سجدہ تعظیمی بھی کیا۔

مذہب اسلام جسوقت سے پیدا ہوا اسوقت سے ہی علم کو اپنے ساتھ لیکر پیدا ہوا۔ اور جہان جہان وہ پھیلتا گیا اسکے ساتھ ساتھ علم بھی پھیلتا گیا۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو باوجودیکہ علم اولین وآخرین حاصل تھا بااین آپ ہمیشہ دعا فرماتے تھے رَبِّ زِدنِی عِلْمًا یعنی خدایا میرا علم زیادہ کر۔

صحابہ کرام اوس قوم سے تھے جنکا عالم ہونا مسلم ہے تابعین اور تبع تابعین نے علم کے حاصل کرنے اور اسکے پھیلانے مین جو کوششین کین وہ اسوقت تک کتابون مین موجود ہین۔

علم ادب عربون کا میراثی اور ذاتی علم تھا پر قرآن شریف کے اس زبان مین نازل ہونے سے عربون کا علم ادب آفتاب سے زیادہ روشن ہوگیا۔

اسیطرح جنگی فنون مین اون کو ذاتی ملکہ تھا اسلام کی

پھیلانے کی ضرورتون سے اون کو اس علم مین استقدر ترقیات دئے کہ آناً فاناً دنیا کے زبردست سے زبردست اور سرکش سے سرکش قومون پر انہون نے فتحمندی حاصل کی اور بڑے بڑے بہادرون نے اونکے آگے سر نیاز رکھدیا۔

اون کے ملک مین کوئی غیر اقوام تجارت نہین کرتے تھے وہ اپنے ملک کے خود تجار تھے۔

صناعت مین ان کو دوسرے اقوام سے مدد کی ضرورت نہین تھی جو چیز اونکے ضرورتون کے لئے درکار ہوتی تھی اسکو وہ خود تیار کرسکتے تھے۔

زراعت سے وہ ناواقف نہین تھے اون کے ملک مین جس قسم کی زراعت ہوتی تھی اسکے مزار مین وہی تھے۔

ملک عرب کے انتظام کے بعد مسلمانون نے ایک ہاتھ مین مذہب اور دوسرے ہاتھ مین علم لیکر آگے بڑھنا شروع کیا اور بہت جلد دنیا کے تمام حصون مین اسکو پھیلا دیا۔

جب مختلف فرقے اسلام مین داخل ہوئے تو اونکو عربی زبان کے حاصل کرنے کے لئے اور دوسرے علوم کے ایجاد کرنے کی ضرورت ہوئی ایک دوسرے کی مدد سے عربی زبان مین ایسے ایسے علوم جاری ہوئے جو اسوقت تک کسی اور زبان مین نہین مل سکتے ہین۔ یہانتک کہ غیر قوم کے لوگون نے ہماری ترقی دیکھکر وہ بھی ہمارے علوم سے فائدہ حاصل کرنے لگے۔

اُصول مذہب کے لحاظ سے ہمکو ضرور تھا کہ ہم متاع دنیا کو ہمیشہ حقیر خیال کرین اور ہمیشہ اپنے مذہب اور اپنے ملک کی حمایت کے لئے مستعد رہین مگر قسمت نے ہماری کایا پلٹ دی۔

علوم بے شمار اور انسان کی عمر تھوڑی ہی ہین اسلئے حضرت پیغمبر خدا نے

فرمایا ہے کہ وہ علم سیکھو جس سے تمکو نفع حاصل ہووے۔ اب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ کونسا علم ہمارے لئے نافع ہے۔

حضرت موسے علیہ السلام نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ دنیا مین سب سے زیادہ عالم کون ہے اُن کو حکم ہوا کہ مجمع البحرین کو جاؤ وہان انہون نے حضرت خضرؑ سے ملاقات کی حضرت خضر علیہ السلام نے ایک چڑیا کو دکھلا کر جو اپنی چونچ سے دریا کا پانی پی رہی تھی کہا سنو اللہ تعالے نے جو علم تمام مخلوقات کو عطا فرمایا ہے وہ اس سے بھی کم ہے جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے پانی پیا۔ موسے علیہ السلام نے فرمایا جو علم اللہ تعالے نے آپ کو دیا ہے مجھے اوس سے اطلاع نہین اور جو علم مجھکو ہے اسکو آپ نہین جانتے پھر دونون ملکر سفر کئے۔ حضرت خضر نے اول ایک کشتی مین جسکے مالک نے انہین بلا اجرت سوار کر لیا تھا عیب لگا دیا اور خشکی مین ہو کر ایک لڑکے کو مار ڈالا اور ایک قریہ مین پہونچکر لوگون سے کہانا مانگا مگر کسی نے انہین کہانا نہین دیا مگر تاہم حضرت خضر نے ایک مکان کی دیوار بلا اجرت درست کر دی چونکہ یہ امور خلاف طبیعت تھے اسلئے حضرت موسیٰ نے ہر ایک کام پر اعتراض کیا۔ حضرت خضر نے جواب دیا کہ ظالم بادشاہ سے بچانے کے لئے کشتی مین عیب لگایا اور لڑکا بدطوار تھا اُسکے مان باپ صالح تھے اوسکے والدین کے بچانے کیلئے وہ مارا گیا دیوار کے نیچے ایک نیک آدمی کا خزانہ ہے وہ اوسکے لڑکون کے لئے محفوظ رکھا گیا۔ یہ سنکر حضرت موسےؑ رخصت ہوے اور سمجھ لئے کہ اب ایک کا دوسرے کے ساتھ رہنا مشکل ہے اور اُن علوم کا سیکھنا جسکی ہمکو ضرورت نہین ہے بے فائدہ ہے۔

ناظرین۔ اس زمانہ مین عموماً مسلمانون اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمانون کے لئے تحصیل علم مین سخت مشکلات ہین۔

علم زراعت اپنے مفید ہم نہین جانتے ۔

علم طبیعت ہمکو آتا نہین ۔

علم تجارت مین ہمارا حصہ بہت ہی مختصر ہے ۔

علم حفظ ریاست و امارت اس کو ہم کہو چکے ۔

علم مذہب ہماری بے پروائی پہ روتا ہے اور چاہتا ہے کہ جلد ہم سے رخصت ہو جائے ۔

صرف ایک علم تحصیل ملازمت ہے جسکے لئے ہماری قوم کے اکثر اشخاص کوشش کر رہے ہین ۔ مگر افسوس ہے کہ اعلے عہدہ گورنمنٹ ہمکو دیتی نہین اور ادنے عہدون کے لئے قوم مین ضرورت سے زیادہ اشخاص موجود ہین ۔

ایسے مشکل وقت مین جبکہ ہر شخص نفسی نفسی کہہ رہا ہے اور ہمارے مہربان سرکار آصفیہ ہماری تعلیم کے لئے لاکھون روپیہ جو اپنے شاہی خزانہ سے عطا فرما رہی ہے تاہم اسکی تعلیم ہمارے لئے مفید نہین ہو سکتی ہے تو پھر اپنے مفید تعلیم کے لئے اس سے کیون التماس نکرنا چاہئے ۔

اور اگر لاکھون روپیہ صرف ہو کر بھی مفید تعلیم مین ہم ترقی نہ کر سکین تو اس سے زیادہ ہمارے لئے کوئی ادبار کی نشانی نہین ہو سکتی فقط

غلام حسین ۔

جلوۂ محبوب ایجنسی اینڈ محبوب کمپنی

ہم نے بعض احباب کے اصرار سے ایک ایجنسی اور کمپنی اس قسم کی کھولی ہے کہ جس سے ہمارے عنایت فرمان کی شکایتین جو متواتر ہم سے ہوا کرتی ہین وہ رفع ہوجائین۔ گو ہمکو اتنی فرصت کہان کہ ہم احباب کی فرمایشات کی تعمیل کرین۔ مگر ساتھہ ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ امر اخلاق و مروت سے بعید ہے۔ اور یہی وجہہ ہے کہ ہم ایسے اہم کام مین قدم رکھے ہین۔ ورنہ ہم کہان یہ کار سترگ کہان۔ چونکہ یہ کام بڑی ذمہ داری کا ہے اسلئے بلحاظ ذمہ داری کے ہم نے پوری پوری نگرانی رکھنے کا مستحکم ارادہ کرلیا ہے۔ اور ہم اون احباب اور خریدارون کو اطمینان دلاتے ہین کہ آپکی فرمایشات کی تعمیل اس ایجنسی سے جو ہوگی وہ بہت ہی خوش اسلوبی اور ایمانداری کے ساتھ ہوگی۔ اور ہمیشہ خریدارون کی کفایت کا لحاظ رکھا جائیگا۔ اور جو چیز روانہ ہوگی وہ عمدہ اور بہتر ہوگی۔ اور ہر ایک امر کی پوری ذمہ داری کیجائیگی۔

جن حضرات کو اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب یا کسی صاحب مطبع یا مالک دوکان کو اپنی طبع کی ہوئی کتابین فروخت کرانا مقصود ہو تو اوسکی انجام دہی بھی بوجہ احسن ہوگی۔

اگر کسی صاحب کو کوئی کتاب طبع کرانا مقصود ہو تو اوسکی تعمیل مطبع فخر نظامی جو حیدرآباد دکن کا ایک نامی مطبع ہے بذریعہ اس ایجنسی کے نہایت خوبی کے ساتھ ہوگی۔

اشیائے نقرئی یا طلائی یا جڑاوی یا چوبی یا مسی یا اور کسی قسم کا اسباب و پارچہ و فرنیچر و اسلحہ و شیشہ آلات فروخت کرانا یا طلب کرنا ہو تو اوسکی تعمیل بھی بذریعہ اس ایجنسی کے بخوبی ہوسکتی ہے۔

اگر کوئی تاجر یا اور کوئی صاحب حیدرآباد دکن مین ایجنٹ رکھنا چاہین تو ہم اونکی ایجنسی کرنیکو آمادہ ہین اور اوسکا معاوضہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوگا۔ جواب کے لئے آدہ آنہ کا ٹکٹ آنا ضرور ہے۔

جو حضرات کوئی فرمایش حیدرآباد دکن سے رکھتے ہون یا کسی اور شہر سے۔ اونکی فرمایش کی تعمیل یہ ایجنسی بخوبی تمام بجالائیگی۔ اگر اسباب و سامان بغرض فروخت ایجنسی مین پہونچنے کے بعد ناقص اور خراب ہوجائے یا [illegible] جائے تو اوسکی ذمہ داری ایجنسی پر ہوگی۔ اور اوسکی قیمت ادا کیجائیگی۔

قواعد نسبت فروخت اشیاء وغیرہ

(۱) چھپی ہوی یا تصنیف شدہ کتابون کی فروخت کے لئے فیصدی (عـہ) روپیہ کمیشن لیاجائیگا۔ اور اوسکا حساب مالکان کتب کو سہ ماہی پر معہ قیمت روانہ ہوا کریگا۔

(۲) اگر کوئی کتاب طبع کرانا مقصود ہو تو اوسکا تصفیہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوگا۔ مگر جواب کیلئے آدہ آنہ کا ٹکٹ آنا ضرور ہے۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت معاف۔

(۳) اشیاء طلائی ونقرئی وجڑاوی کی فروخت پر فیصدی (پانچ روپیہ) سے کمیشن لیاجائیگا۔

(۴) پارچہ وفرنیچر واسلحہ وغیرہ کی فروخت پر فیصدی (لعہ) روپیہ کمیشن لیاجائیگا۔

(۵) اور ادویات کی فروخت پر فیصدی (عـہ) روپیہ کمیشن لیاجائیگا۔

اور ان اشیاء کی فروخت کے لئے جو اشتہارات وغیرہ بطور اعلان شایع ہونگے اوسکا خرچ کمپنی ادا کریگی۔ اور پارسل ورجسٹری ومنی آڈر ومزدوری اسباب برداری وغیرہ کا خرچ بذمہ مالکان اشیاء پر ہوگا۔ کمپنی ایسے اخراجات کی ذمہ دار نہین

قواعد نسبت فرمایشات

(۱) فرمایش کنندہ سے خواہ وہ کسی قسم کی فرمایش ہو فی روپیہ (ایک آنہ) کمیشن لیاجائیگا۔

(۲) ہر ایک فرمایش کے ساتہ اوسکی چوتہائی قیمت ضرور آنی چاہئے۔ اور اگر کسی فرمایش کی قیمت معلوم نہو تو وہ بذریعہ جواب طلب کارڈ یا بذریعہ خط معہ ٹکٹ نیم آنہ دریافت فرماکر بعد دریافت چوتہائی قیمت روانہ کرنی چاہئے۔ پارسل ورجسٹری ومنی آڈر وغیرہ ہر طرح کا خرچ فرمایش کنندہ کے ذمہ ہوگا۔ ایجنسی اوسکی ذمہ دار نہین۔ تمامی خط وکتابت ومنی آڈر ورجسٹری وغیرہ وغیرہ بنام غلام صمدانی خان گوہر مالک رسالہ جلوہ محبوب وجلوۂ محبوب ایجنسی ومحبوب کمپنی حیدرآباد دکن یاقوت پورہ ہونی چاہئے۔

المشتہر منیجر جلوۂ محبوب ایجنسی ومحبوب کمپنی۔

مژدہ! مژدہ!! مژدہ!!!۔

اگر کوئی صاحب علمی ودلچسپ مضامین۔ اور مفید عام ارٹیکل یا کوئی سوانح عمری مشہور ومعروف بہادرون نامورون کی۔ یا کوئی دلچسپ ناول خواہ وہ انگریزی کا ترجمہ ہو یا اوریجنل جس سے عام نفع ہوتا ہو ماہانہ بہیجا کرین تو ہم اونکے نام بلا قیمت رسالہ جلوۂ محبوب ماہانہ روانہ کرینگے۔ **نوٹ** قواعد جلوۂ محبوب مین اس سال بلحاظ مصلحت انتظامی بہت کچہ ترمیم کیگئی ہے خریداران جلوۂ محبوب کو لازم ہے کہ قواعد کو ایک نظر ضرور ملاحظہ فرمائین خصوصًا فقرات نمبر (۳) و (۴) و (۱۰) ضرور دیکہین۔ اگر اسقدر اطلاع دینے کے بعد بھی کوئی صاحب کسی ایک لفظ یا حرف قواعد سے عدم واقفیت ظاہر کرین تو وہ عذر لایق پذیرائی نہوگا۔ اور سبکو قواعد کی پابندی کرنا ہوگا۔